سیرت معاویہ رضی اللہ عنہ

اور سیرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ

میں فرق

امام زہری رحمہ اللہ کے اقوال

ایک علمی و تحقیقی جائزہ

از: مجاہد اقبال الحسینی

کیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حکومت سیرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق علیہ السلام پر چلائی؟ امام ابن شہاب الزہری کے قول کی حقیقت جانئے۔

حقیقت کیا ہے وہ بھی جانئے اور خود ابن شہاب الزہری کا تضاد!!! بدعتی بنا دیا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو!

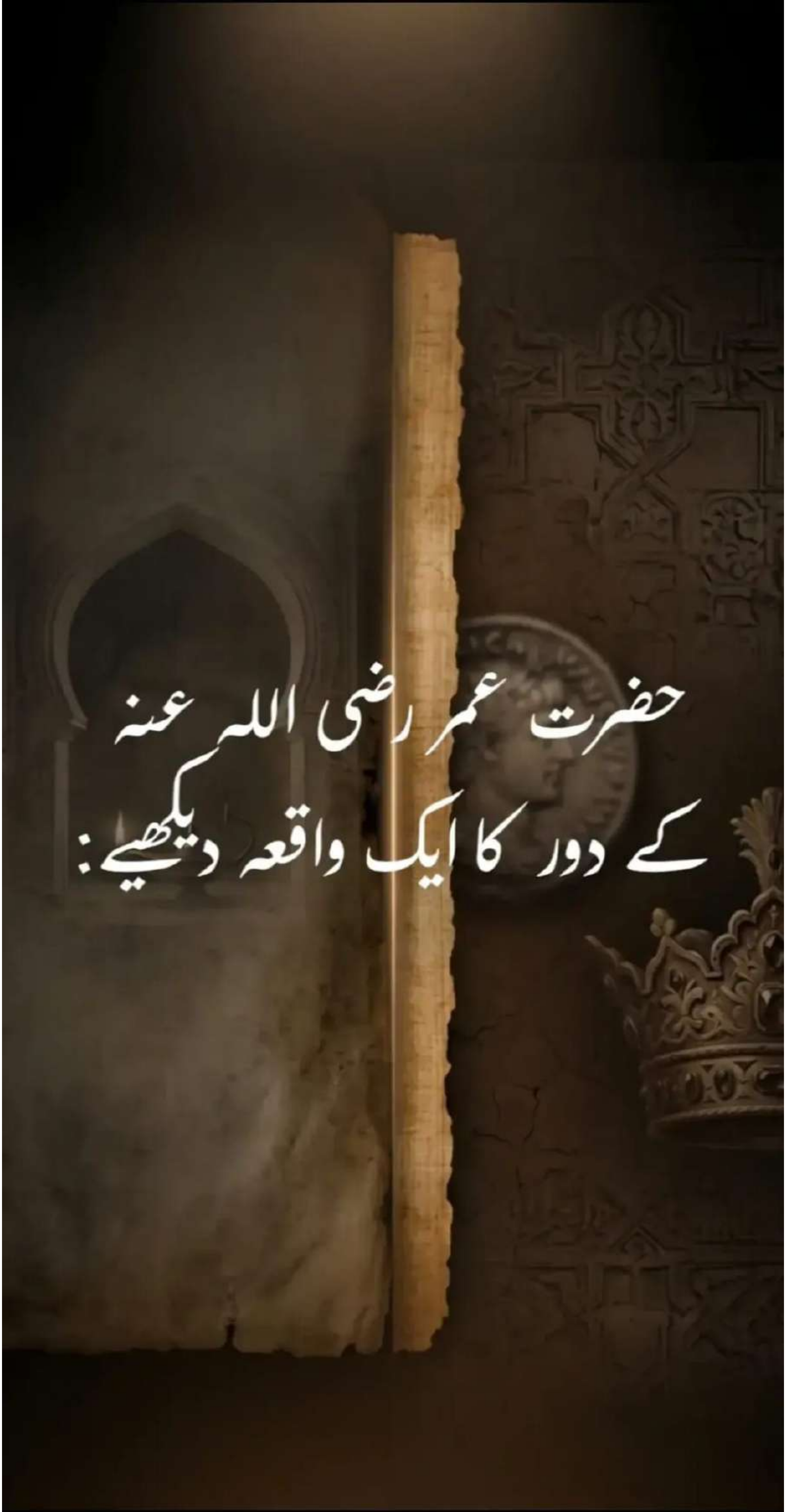
حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے دور کا ایک واقعہ دیکھیے:

المسلم-4061/(INT.:1587)

حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کی ، انہوں نے کہا : میں شام میں ایک مجلس میں تھا جس میں مسلم بن یسار بھی تھے ، اتنے میں ابواشعث آئے تو لوگوں نے کہا : ابواشعث ، (آ گئے) میں نے کہا : (اچھا) ابواشعث ! وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا : ہمارے بھائی ! ہمیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے ۔ انہوں نے کہا : ہاں ، ہم نے ایک غزوہ لڑا اور لوگوں کے امیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے ، ہم نے بہت سے غنائم حاصل کیے ، جو ہمیں غنیمت میں ملا اس میں چاندی کے برتن بھی تھے ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ انہیں لوگوں کو ملنے والے عطیات (کے بدلے) میں فروخت کر دے ۔ (جب عطیات ملیں گے تو قیمت اس وقت دراہم کی صورت میں لے لی جائے گی) لوگوں نے ان (کو خریدنے) میں جلدی کی ۔ یہ بات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا : میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ، آپ سونے کے عوض سونے کی ، چاندی کے عوض چاندی کی ، گندم کے عوض گندم کی ، جو کے عوض جو کی ، کھجور کے عوض کھجور کی اور نمک کے عوض نمک کی بیع سے منع فرما رہے تھے ، الا یہ کہ برابر برابر ، نقد بنقد ہو ۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا لین دین کیا ۔ (یہ سن کر) لوگوں نے جو لیا تھا واپس کر دیا ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا : سنو ! لوگوں کا حال کیا ہے ! وہ رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں ، ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے لیکن ہم نے آپ سے وہ (احادیث) نہیں سنیں ۔ اس پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے ، (رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا) سارا واقعہ دہرایا اور کہا : ہم وہ احادیث ضرور بیان کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں ، خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ناپسند کریں ۔-- یا کہا : خواہ ان کی ناک خاک آلود ہو ۔-- مجھے پروا نہیں کہ میں ان کے لشکر میں ان کے ساتھ ایک سیاہ رات بھی نہ رہوں ۔

یہی روایت جب مصنف ابن ابی شیبہ میں آئی (صحیح مسلم: 4042 والی سند صحیح کے ساتھ) وہاں حضرت معاویہ نے نعوذ بااللہ صحابی رسول پر بلا تحقیق حدیث وضع کرنے کی بیہُودَہ اور جھوٹی تہمت لگائی دی

حضرت ابوالاشعث فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جہاد میں تھے۔جس میں حضرت معاویہ بھی ہمارے ساتھ تھے، ہمیں مال غنیمت میں سونا اور چاندی ملے، حضرت معاویہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بیچ کرے اس سونا چاندی میں جوان کو ملا ہے، لوگوں نے اس میں بہت جلدی کی، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اس سے منع فرمادیا، انہوں وہ واپس کردیا، وہ شخص حضرت معاویہ کے پاس شکایت لے کر آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو کہ جھوٹی ہوتی ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا ہوتا؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم ہم ضرور رسول اکرم 5 سے احادیث بیان کریں گے اگرچہ معاویہ کو وہ بُری لگیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے نہ فروخت کرو، مگر برابر سرابر، ہاتھ در ہاتھ اور نقد۔ [مصنف ابن ابي شيبه/كتاب البيوع والأقضية/حديث: 23944]

تخريج الحديث: (مصنف ابن ابی شیبہ: ترقیم سعد الشثري 23944، ترقیم محمد عوامة 22929) صحيح؛ أخرجه مسلم (١٥٨٧)، وأحمد (٢٢٦٨٣).

جب یہ خبر سیدنا فاروق کو پہنچی، تو ملاحظہ کیجیے کہ انہوں نے اس جلیل القدر صحابی کا کس قدر اکرام کیا! سیدنا عمرؓ نے نہ صرف ان کی حق گوئی کو سراہا بلکہ امیرِ شام حضرت معاویہؓ کو حکم دیا کہ وہ شریعتِ محمدی ﷺ کو بالائے طاق نہ رکھیں اور اپنے صوبے کے امور کو صریح احکامِ شریعت کے مطابق چلائیں:

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس باب کے تحت:
"باب: حدیث نبوی کی تعظیم و توقیر اور مخالفین سنت کے لیے سخت گناہ کی وعید کا بیان"
اپنی سنن میں صحیح سند سے حدیث نمبر 18 روایت کی:

ابن ماجہ-18

حضرت قبیصہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ نے ، جو (بیعت عقبہ میں) انصار کے نمائندے تھے ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں روم کے علاقے میں جہاد کیا ۔ (وہاں) انھوں نے دیکھا کہ لوگ سونے کی ڈلیوں کے بدلے دیناروں کا اور چاندی کی ڈلیوں کے بدلے درہموں کا لین دین کر رہے ہیں ۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : لوگو ! تم تو سود کھا رہے ہو ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے " سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر ، نہ اس میں زیادتی ہو نہ ادھار " حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ابوالولید ! میرے خیال میں سود وہی ہے جس میں ادھار ہو ۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سناتا ہوں اور آپ مجھے اپنی رائے بتاتے ہیں ، اگر اللہ تعالیٰ مجھے (اس جہاد سے صحیح سلامت) واپس لے گیا تو میں اس علاقے میں نہیں رہوں گا جہاں مجھ پر آپ کی حکومت ہو ۔ جب وہ جہاد سے واپس ہوئے تو (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام جانے کے بجائے) مدینہ جا پہنچے ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ابوالولید ! آپ یہاں کیوں تشریف لے آئے ؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کے بارے میں جو کچھ کہا تھا ، وہ بھی بیان فرمایا ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ابوالولید ! اپنے علاقے میں واپس چلے جایئے ، اللہ برا کرے اس علاقے کا ، جس میں آپ اور آپ جیسے افراد نہ ہوں ۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا : عبادہ رضی اللہ عنہ پر آپ کی کوئی حکومت نہیں اور عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا ہے ، لوگوں سے اسی کے مطابق عمل کراؤ ، کیونکہ (شریعت کا) حکم یہی ہے ۔

یہ ہے خلیفہ راشد سیدنا عمرؓ کا عمل و سیرت! حدیث آئی تو فوراً اس کے مطابق حکم جاری کر لیا۔ لیکن ان کے برعکس، وہ لوگ جنہوں نے اس امت میں ملوکیت کی بنیاد رکھی، جب بھی دل کرتا وہ اپنی رائے کو احکامِ شریعت پر ترجیح دے دیتے تھے اور کوءی ایسی شریعت کی وہ بات بتائے جو ان کی رائے کے خلاف ہوتی، انہیں "نقصان دہ" یا اپنے مرتبے کی توہین لگتی، اسے رد کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے تو حدیث پر عمل کروا لیا، لیکن امیر معاویہؓ اپنی دورِ ملوکیت میں کس طرح اپنی رائے کو صریح اور واضح فرمانِ شریعتِ مصطفیٰ ﷺ پر ترجیح دیتے تھے، اس کی مثال ملاحظہ کریں:

امام نسائی رحمہ اللہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا:

النسائي-4684

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ یمامہ کے گورنر تھے ، نے بتایا کہ مجھے حضرت مروان نے لکھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا ہے کہ جس آدمی کی کوئی چیز چوری ہو جائے ، وہ جہاں بھی اسے پا لے اس کا زیادہ حق دار ہے ۔ میں نے ان کو لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ جب چور سے خریدنے والا شخص مشکوک اور متہم نہ ہو تو اس چیز کے مالک کو اختیار ہے ، چاہے تو قیمت دے کر وہ چیز لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے ، پھر حضرت ابوبکر ، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی یہی فیصلہ دیا ۔ حضرت مروان نے میرا خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو لکھا کہ تم یا اسید مجھ پر فیصلہ نافذ نہیں کر سکتے بلکہ میں اپنی حدود خلافت میں فیصلہ نافذ کرنے کا مجاز ہوں ، اس لیے تم میرے حکم کے مطابق فیصلہ کرو ۔ حضرت مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط مجھے بھیج دیا ۔ میں نے کہا : جب تک میں گورنر ہوں میں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا ۔

مروان کو 'حضرت' کہنے والوں کو شرم کرنی چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیِ پاک ﷺ کی زبانِ مبارک سے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ [حوالہ: بسند صحیح مسند ابی یعلیٰ الموصلی، تحقیق: حسین سلیم اسد، حدیث نمبر: 6764 اردو ایڈیشن کے مطابق: 6731]

چوری شدہ چیز کی واپسی کا حکم: مالک اپنی چیز واپس لے سکتا ہے، لیکن اگر جس کے پاس ملے وہ بدنام اور مشکوک نہیں تو اسے وہ قیمت خریدار کو ادا کرنی ہوگی جو خریدار نے چور کو دی تھی۔ اگر مالک قیمت نہ دینا چاہے تو وہ خریدار کو چھوڑ کر چور کو ڈھونڈ کر اس سے اپنا نقصان وصول کرے۔

اب سوال یہ ہے کہ حکومت تو امیر
معاویہؓ کی تھی، لیکن کیا انہیں اپنی
مرضی کی شریعت چلانی تھی یا وہ
شریعت جو اللہ نے اپنے رسول
کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر
اتاری؟ حدیثِ رسول جاننے کے بعد
بھی یہ کہنا کہ "تمہیں اور اسید کو
حق نہیں کہ مجھ پر حکم چلاؤ... میں
تم کو حکم دوں گا"---

فقیر پوچھتا ہے کہ کیا اسیدؓ نے اپنی رائے بیان کی تھی یا فرمانِ نبی اُمّی ﷺ بتایا تھا؟ حدیثِ رسول کو اس طرح رد کرنا اور اس کے مقابلے میں یہ جواب دینا کہ "میری حکومت میں فیصلہ کرنے کا مجاز میں خود ہوں"، دراصل جرأت عظیمہ ہے! اور ایسی حکومت کو 'خلافتِ راشدہ' کہنا، یا امیر معاویہ کی بادشاہت کو سیرتِ عمرؓ کے مطابق قرار دینا، صحیح اسناد سے ثابت شدہ حقیقت سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہے

امام ابن شہاب زہریؒ (۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

عَمِلَ مُعَاوِيَةُ بِسِيرَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سِنِينَ، لَا يَخْرِمُ مِنْهَا شَيْئًا.

سیدنا معاویہ اللہ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطابؓ کی سیرت پر عمل کیا۔ اس میں ذرا برابر کوتاہی نہیں کی۔

السنة لأبي بكر الخلال:683 وسنده صحيح

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، [٦٩/أ] قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) .

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا(١٠) قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام(١١)، عن أبيه(١٢) عن معاوية لا حلم إلا

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ١/٥٩٩ .

(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .

(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .

(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حرب ... محمد بن بشر ٧٠ محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن ... بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب توفي ... كما في تهذيب التهذيب ٧/٢٩٦ ، ٩/٧٤ .

(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حماد ... حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمعت ... والتعديل ٥/١٦٢ .

(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .

(٧) معمر بن راشد .

(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .

(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء ... فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملو... الفتاوى ٤/٤٧٩ .

(١٠) ابن يحيى الشامي .

(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ربما دلس .

(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

ایک طرف تو انہوں نے یہ کہا اور دوسری
طرف ان کو نہ صرف سیرت عمر رضي
اللہ عنه سے ہٹا ہوا قرار دیا بلکہ شریعت
محمدیہ کے صریح حکم کے مخالف قانون
سازی کرنے والا بنا دیا۔

أول من قضى أن يرث المسلم الكافر

١٥٥ ـ حدثنا محمد بن يحيى بن كثير حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال: سئل عن أول من قضى أن يرث[١] المسلم الكافر وفيمن قضى بذلك؟.

قال: «مضت السنة[٢] من النبي ﷺ وأبي بكر وعمر وعثمان بأن لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، وكان معاوية أول من قضى بأن المسلم يرث الكافر وأن الكافر لا يرث المسلم، ثم قضى بذلك بنو أمية بعد معاوية حتى كان عمر بن عبدالعزيز فراجع السُّنة الأولى وقضى بأن لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، ثم رد ذلك هشام بن عبدالملك إلى قضاء معاوية وبني أمية بعدُ»[٣].

كتاب
الأوائل
للإمام الحافظ أبي عروبة الحسين بن أبي معشر
محمد بن مَوْدود الحرَّاني
المتوفى سنة ٣١٨ هـ
تحقيق و تعليق
مشعل بن باني الجبرين المطيري
دار ابن حزم

---

(١) في «تاريخ دمشق»: «لا يرث» وهو خطأ

(٢) في الأصل: «قال: أول من قضى قال:

(٣) أخرجه ابن عساكر (٥٩/٢٠٣) من طريق

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کس نے یہ فیصلہ کیا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا، اور یہ فیصلہ کس نے کیا تھا؟ انہوں نے کہا:

"نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانے سے سنت جاری رہی کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

اور معاویہ پہلے شخص تھے جنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا، جبکہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

پھر معاویہ کے بعد بنو امیہ نے بھی اسی کے مطابق فیصلہ کیا، یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز آئے۔ پس انہوں نے (بدعت کو ترک کر کے) پہلی سنت کی طرف رجوع کیا اور فیصلہ کیا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

پھر ہشام بن عبدالملک نے بعد میں اس فیصلے کو دوبارہ معاویہ اور بنو امیہ کے فیصلے کی طرف لوٹا دیا۔"

[كتاب الأوائل، رقم 155]

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته